شہیدانِ بالاکوٹ

حضرت شاہ نفیس الحسینی مدظلہم

قبائے نور سے سج کر، لہو سے باوضو ہو کر
وہ پہنچے بارگاہِ حق میں کتنے سرخرو ہو کر

فرشتے آسماں سے اُن کے استقبال کو اترے
چلے اُن کے جلو میں باادب باآبرو ہو کر

جہانِ رنگ و بو سے ماورا ہے منزلِ جاناں
وہ گزرے اِس جہاں سے بے نیازِ رنگ و بو ہو کر

جہادِ فی سبیل اللہ نصب العین تھا اُن کا
شہادت کو ترستے تھے سراپا آرزو ہو کر

وہ رہبانِ شب جو ہوتے تھے تو فرسانِ دن میں رہتے تھے
صحابہؓ کے چلے نقشِ قدم پر ہو بہو ہو کر

مجاہد سر کٹانے کے لیے بے چین رہتا ہے
کہ سرافراز ہوتا ہے وہ خنجر در گلو ہو کر

سرِ میداں بھی استقبالِ قبلہ وہ نہیں بھولے
کیا جامِ شہادت نوش انھوں نے قبلہ رُو ہو کر

زمین و آسماں ایسے ہی جانبازوں پہ روتے ہیں
سحابِ غم برستا ہے شہیدوں کا لہو ہو کر

شہیدوں کے لہو سے ارضِ بالاکوٹ مشکیں ہے
نسیمِ صبح آتی ہے اِدھر سے مشکبو ہو کر

نفیس اِن عاشقانِ پاک طینت کی حیات و موت
رہے گی نقشِ دہر اسلامیوں کی آبرو ہو کر